

اعتکاف

یا

عبادت و خود سازی کا ایک مختصر پروگرام

☆ اعتکاف قرآن اور روایات کی روشنی میں

☆ اعتکاف کی اہمیت تقویٰ اور خود سازی کے اعتبار سے

☆ اعتکاف کے معنی اور اس کی شرعی حیثیت

☆ اعتکاف کے شرائط اور احکام

☆ تعظیم و احترام مسجد

☆ احکام و آداب مسجد



AL-KHUDDAM

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب : اعتکاف یا عبادت خود سازی
 مؤلف : سید فیاض حسین نقوی
 ترتیب و پیشکش : جامعہ علمیہ ڈیفینس سوسائٹی، فیز-۴، کراچی۔
 ناشر : الخدام
 تعداد اشاعت : ۱۰۰۰ کاپی
 اشاعت اول : اکتوبر ۲۰۰۲
 اشاعت دوم : اکتوبر ۲۰۰۵

مراجعات ایصال ثواب

- ★ مرحوم رحمت اللہ
- ★ مرحوم شہر بانو بنت تار محمد
- ★ مرحوم یوسف ابن جعفر
- ★ مرحوم سکینہ بانی بنت عبداللہ
- ★ مرحوم علی محمد ابن رحمت اللہ
- ★ مرحوم شیرین بانی بنت یوسف جعفر
- ★ مرحوم بیار علی ابن رحمت اللہ
- ★ مرحوم فطمہ بانی
- ★ مرحوم غلام حسین ابن رحمت اللہ
- ★ مرحوم انیسابانی
- ★ مرحوم فدا حسین ابن فاضل رتسی
- ★ مرحوم نور النساء بانی
- ★ مرحوم رجب علی ابن یوسف جعفر
- ★ مرحوم فاطمہ بانی بنت رحمت اللہ
- ★ مرحوم محمد علی بندے علی
- ★ مرحوم زینب بانی بنت داؤد
- ★ مرحوم احمد جان محمد
- ★ مرحوم صغرا بانی بنت یوسف جعفر
- ★ مرحوم محمد عباس ابن محمد علی
- ★ مرحوم فاطمہ بانی بنت محمد علی بندے علی
- ★ مرحوم حسین ابن احمد علی
- ★ مرحوم زہرہ بنت امیر علی
- ★ مرحوم زہرہ بنت امیر علی

اور دیگر مرحوم مومنین و مومنات خصوصاً علماء دین، شہداء اسلام کی روحوں کے لئے ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر کے بخش دیں۔

پیش لفظ

جناب محترم ڈاکٹر محمد حسن صاحب مورخہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ برطانیق ۴ فروری ۱۹۹۳ء کو مسجد جامع یرب ڈیفنس سوسائٹی میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے تشریف لائے تو نہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ چونکہ اردو توضیح المسائل میں اعتکاف کے مسائل مکمل ذکر نہیں ہوتے اور مومنین کو مسائل کے سلسلہ میں مشکل پیش آتی ہے لہذا احکام اعتکاف پر مشتمل ایک کتابچہ مرتب کریں تاکہ اسے مومنین کے استفادہ کے لئے شائع کیا جائے ان کی اس دینی اور اسلامی خواہش اور مومنین کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کتابچہ مرتب کیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ امام خمینی قدس سرہ کے فتاویٰ پر مشتمل رسالہ نویں (جلد اول) اور تحریر الوسیلہ (جلد اول) سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتابچہ سے تمام مراجع عظام کے مقلدین استفادہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ اس میں مندرج اکثر مسائل پر تمام مراجع کا اتفاق نظر ہے۔ بعض موارد میں اختلاف فتویٰ کو حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

کتابچہ میں تمام ضروری مسائل کو مختصر طور پر ذکر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوئی ضروری مسئلہ ذکر نہ ہوا ہو یا قارئین کرام کوئی نقص اور غلطی مشاہدہ کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ بعد میں تصحیح کر دی جائے۔

خداوند عالم ہمارے اور ہمارے مرحومین کے گناہ معاف فرمائے اور انہیں جوارِ رحمتہ نصیب فرمائے۔ ہمیں نیک اعمال کی توفیق عنایت فرمائے اور اس پر آشوب دور میں ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

سید فیاض حسین نقوی

پرنسپل جامعہ علیہ۔ ڈیفنس سوسائٹی فیئر ۳۔ کراچی

شب ۱۹ رمضان المبارک (شب قدر) ۱۴۱۶ھ

برطانیق ۹ فروری ۱۹۹۶ء ۳ بجے شب

اعتکاف

قرآن اور روایات کی روشنی میں

ارشاد رب العزت ہے:

”ثُمَّ آتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِنَاسٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ“

(سورہ بقرہ..... ۱۸۷)

پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے بیٹھو تو (حالت اعتکاف میں) اپنی عورتوں سے ہم بستری نہ کرو۔ یہ (احکام) خدا کی معین کی ہوئی حدیں ہیں خبردار تم ان کی مخالفت نہ کرنا۔ خداوند تعالیٰ اپنی آیات و احکام لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ تقویٰ کو اپنائیں اور خدا کی نافرمانی سے بچیں۔

اعتکاف ان عبادات میں سے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اور شاید ان سے پہلے بھی اس پر عمل کیا جاتا تھا۔ خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام سے عہد و پیمان لیا کہ خانہ خدا کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، اور نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہر قسم کی نجاست و پلیدگی سے پاک

رکھیں۔ قرآن میں اس کے بارے میں یوں ارشاد ہے:

”وَعَهْدَنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَاسْمِعِيلَ أَنْ طَهَّرَا بَيْتِي
لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ“

(سورہ بقرہ..... ۱۲۵)

ہم نے ابراہیم و اسمعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف،
اعتکاف، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے (ہر قسم کی نجاست
سے) پاک و صاف رکھو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ مبارک
رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بجالایا کرتے تھے ان کے لئے مسجد میں
ایک خیمہ بنا دیا جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر کو لپیٹ دیتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے چونکہ جنگ بدر ماہ رمضان
میں واقع ہوئی تھی جس کی وجہ سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سال اعتکاف نہیں بجالاسکے
تھے لیکن دوسرے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیس دن اعتکاف بیٹھے۔ دس دن گذشتہ سال کے
بدلے اور دس دن موجودہ سال کے لئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اِعْتَكُافُ عَشْرِ فِي شَهْرِ
رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّتَيْنِ وَ عُمْرَتَيْنِ“

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان کے آخری دس دن
میں اعتکاف بیٹھنا ثواب کے اعتبار سے دو حج اور دو عمرے کے برابر ہے۔

اہمیت اعتکاف

تقویٰ اور خودسازی کے اعتبار سے

یہ عبادت جو چند دن متواتر خانہ خدا اور نماز گزار لوگوں کے جمع ہونے کی
جگہ میں خواہشات و شہواتِ نفسانی، تکبر و برتری، خود پرستی اور ریاست طلبی، ریا اور خدا
سے دور کرنے والے تمام دنیاوی امور سے دور ہو کر انجام پاتی ہے۔ خودسازی، تقویٰ
و ایمان کی پختگی اور انسان کو خدا کے نزدیک کرنے کا بہترین وسیلہ ہے اعتکاف ایک
مختصر اور چند روزہ عبادت ہے جو مسجد میں حاضر ہونے، نماز، روزہ اور بعض اعمالِ حج
بجالانے پر مشتمل ہے کیونکہ حج کی مانند اعتکاف میں بھی عورتوں سے ہمبستری، خوشبو کا
استعمال، جنگ و جدال وغیرہ حرام ہیں۔

انسان کے لئے ہر تھوڑی مدت کے بعد خودسازی، تقویٰ، ایمان کی سلامتی
اور پختگی کی خاطر ایک ایسے مختصر پروگرام کی اشد ضرورت ہے کہ جس میں کچھ مدت تک
دن رات متواتر دنیاوی امور اور ریا وغیرہ سے دور ہو کر خانہ خدا اور پروردگار کے حضور
نماز، روزہ اور دیگر اعمال میں مشغول ہو جائے چونکہ ایسے مختصر اور متواتر پروگرام انسانی
کردار و اخلاق میں متفرق پروگراموں کی بہ نسبت زیادہ موثر واقع ہوتے ہیں اور
چونکہ مسجد مرکز علم بھی ہے لہذا اس عبادت کے ساتھ ساتھ انسان تعلیم قرآن اور دیگر
دینی تعلیمات بھی حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا اس اعتبار سے اعتکاف ایک ایسا عملی
پروگرام ہے جو تعلیم و تزکیہ علم و فضل (یعنی غرضِ بعثتِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم) پر مشتمل ہے۔

یہ عمل سب کے لئے خصوصاً مبلغین اور رہبرانِ دینی کے لئے بہت زیادہ

اہمیت کا حامل ہے۔ یہ عبادت، روح کی پاکیزگی اور پروردگار کی طرف سے خصوصی توجہ کے لئے گہرا اثر رکھتی ہے۔

معنی اعتکاف

لفظ ”اعتکاف“ عکف سے بنایا گیا ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کی طرف آنا، اور اس کے ساتھ ہونا، اس کی تعظیم و اکرام کے لئے اور شریعت کی اصطلاح میں عبادت خدا کے لئے (کچھ مخصوص مدت تک خاص شرائط کے تحت) مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اور بقول امام خمینی رضوان اللہ علیہ اعتکاف یعنی عبادت و بندگی کی غرض سے (چند مخصوص دن) مسجد میں رہنا۔

اعتکاف کی شرعی حیثیت

اعتکاف ذاتی طور پر ایک مستحب عمل ہے لیکن نذر، عہد یا قسم اور اجارہ (یعنی کسی دوسرے سے پیسے لے کر اعتکاف کا عمل انجام دینا) وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو جاتا ہے یعنی اگر کوئی شخص نذر کرے کہ میں تین دن یا زیادہ اعتکاف بیٹھوں گا تو اس صورت میں اعتکاف واجب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عہد کرے گا یا قسم کھائے تو بھی اعتکاف واجب ہو جائے گا۔

اعتکاف ان تمام دنوں میں انجام دیا جاسکتا ہے جن میں روزہ رکھنا صحیح ہو لیکن بہترین اور افضل وقت ماہ رمضان ہے اور ماہ رمضان میں بہترین وقت آخری دس دن ہیں۔

اعتکاف کی شرائط

﴿۱﴾ عقل: یعنی اعتکاف میں بیٹھے والا عقلمند ہو پاگل نہ ہو۔

﴿۲﴾ نیت: نیت میں قصد قربت و اخلاص کے علاوہ کوئی چیز معتبر نہیں ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ مسجد میں ٹھہرنے کے علاوہ کسی اور عبادت کی بھی ساتھ نیت کی جائے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کسی اور عبادت (مثلاً نماز اور دعا وغیرہ) کی بھی ساتھ نیت کی جائے۔

نیت کا طریقہ کار: اگر یوں نیت کرے کہ ”اعتکاف بیٹھتا ہوں

تین دن یا زیادہ قُرْبَةَ إِلَى اللَّهِ“ تو کافی ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس طرح نیت کی جائے۔ ”اعتکاف بیٹھتا ہوں (تین دن یا زیادہ) نماز اور دعا وغیرہ کے لئے قُرْبَةَ إِلَى اللَّهِ“

نیت کا وقت: پہلے دن آغاز طلوع فجر سے نیت کی تاخیر جائز نہیں ہے

لیکن یہ جائز ہے کہ اعتکاف اول شب سے یا دوران میں کسی بھی وقت شروع کر دیا جائے۔ بلکہ احتیاط یہ ہے کہ پہلی رات کو بھی اعتکاف میں شامل کرے اور اول شب سے نیت کرے۔

﴿۳﴾ روزہ رکھنا: چونکہ روزے کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں ہے لہذا اگر کسی

شخص کے لئے سفر وغیرہ کی وجہ سے روزہ رکھنا صحیح نہ ہو تو اس کے لئے اعتکاف بیٹھنا بھی صحیح نہیں ہے۔

﴿۴﴾ مدت اعتکاف: اعتکاف تین دن سے کم نہ ہو (البتہ درمیان والی

راتیں بھی ان میں داخل ہیں اس بناء پر طلوع فجر سے تیسرے دن غروب آفتاب تک کافی ہے) یعنی اعتکاف کے لئے کم از کم مدت تین دن ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں البتہ ہر دو دن گزرنے کے بعد تیسرا دن واجب ہو جاتا ہے۔

﴿۴﴾ مقام اعتکاف: ان چار مساجد (۱) مسجد الحرام، (۲) مسجد

النبی (ﷺ)، (۳) مسجد کوفہ اور (۴) مسجد بصرہ میں سے کسی ایک میں اعتکاف بیٹھنا صحیح ہے۔ ان کے علاوہ ہر شہر کی جامع مسجد میں بھی رجیاع مطلوبیت سے اعتکاف بیٹھنا جائز ہے۔

جامع مسجد سے مراد کیا ہے؟

مجتہدین اور مراجع عظام کے فتاویٰ کی روشنی میں شہر کی جامع مسجد سے مراد ہر وہ مسجد ہے جس میں اکثر اوقات نمازیوں کی تعداد دوسری مساجد کی نسبت زیادہ ہو۔

اس مسجد کو کسی خاص گروہ یا ایک محلہ کے لئے نہ بنایا گیا ہو۔ لہذا کسی مسجد کے جامع مسجد ہونے کے لئے نہ تو یہ شرط ہے کہ اس میں نماز جمعہ ہوتی ہو اور نہ یہ شرط ہے کہ شہر میں فقط ایک مسجد ہو بلکہ ایک شہر میں متعدد مساجد بھی جامع مسجد ہو سکتی ہیں۔

﴿الف﴾ احتیاط واجب یہ ہے کہ جامع مسجد میں قصد رجاء اور احتمال مطلوبیت سے بجلا جائے۔ (امام خمینی قدس سرہ)

(ب) احتیاط مستحب یہ کہ اگر ممکن ہو تو مذکورہ چار مساجد پر اکتفاء کیا جائے۔

(آیت اللہ آقا خونی قدس سرہ، آیت اللہ آقا سیستانی مدظلہ العالی منہاج الصالحین)

☆ اعتکاف کو ایک ہی مسجد میں مکمل کرنا ضروری ہے لہذا ایک اعتکاف کو دو مسجدوں میں انجام دینا صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ دونوں مسجدیں آپس میں متصل ہوں مگر یہ کہ دونوں مسجدوں کو ایک شمار کیا جاتا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

☆ جس مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھا ہے اگر اس میں خوف یا مسجد گرنے وغیرہ کی وجہ سے اعتکاف مکمل کرنا مشکل ہو تو اعتکاف باطل ہو جائے گا اور اسے کسی اور مسجد میں مکمل کرنا کافی نہیں ہے۔

☆ مسجد کی ان تمام جگہوں میں اعتکاف بیٹھنا صحیح ہے جو مسجد کا حصہ ہیں اور انہیں مسجد کہا جاتا ہے مثلاً مسجد کی چھت، تہ خانہ محراب وغیرہ۔

☆ اس شخص سے اجازت لینا جس کی اجازت ضروری ہو۔ مثلاً ملازم کا اپنے محکمہ سے یا جس کے ہاں ملازم ہے، عورت کا شوہر سے اجازت لینا جبکہ شوہر کا حق تلف ہوتا ہو، اولاد کا والدین سے اجازت لینا جبکہ والدین کے لئے باعث تکلیف ہو۔

☆ مسلسل مسجد کے اندر رہنا۔ لہذا اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اختیاری طور پر ایسے کام کے لئے مسجد سے باہر جائے جو شرعاً و عقلاً اور عرفاً ضروری نہ ہو تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ اگرچہ اسے مسئلہ کا علم نہ ہو۔ لیکن مجبوری یا کسی ضروری کام مثلاً پیشاب، پاخانہ، غسل جنابت، غسل میت وغیرہ کے لئے مسجد سے باہر جائے تو

﴿الف﴾ اگر بھول کر باہر چلا جائے تو اعتکاف باطل نہ ہوگا۔

(امام خمینی قدس سرہ تحریر النوسیلہ صفحہ ۲۰۶)

(ب) اگر بھول کر چلا جائے تو اعتکاف کا باطل ہونا بعید نہیں۔

(آیت اللہ العظمیٰ آقا خونی قدس سرہ، آیت اللہ العظمیٰ آقا سیستانی مدظلہ العالی منہاج الصالحین)۔

اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔

☆ تشریح جنازہ، نماز میت، غسل و کفن اور دفن میت اور مریض کی عیادت کے لئے مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔ البتہ احتیاط یہ ہے کہ نزدیک ترین راستہ اختیار کیا جائے اور ضرورت سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد سے باہر جانے کی صورت میں اگر ممکن ہو تو سائے میں نہ بیٹھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مجبوری کے بغیر بالکل نہ بیٹھے اور سائے میں نہ چلے۔

☆ اگر کوئی شخص مجبوری سے باہر جائے اور یہ مدت اتنی لمبی ہو جائے کہ اعتکاف کی صورت ہی ختم ہو جائے تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

مسائل اعتکاف

(۱) مستحب اعتکاف کو پہلے دو دنوں میں توڑ سکتے ہیں لیکن دو دن پورے ہو جانے کے بعد تیسرے دن واجب ہو جاتا ہے اور توڑنا جائز نہیں۔ بلکہ ہر دو دن پورے ہو جانے کے بعد تیسرا دن مکمل کرنا واجب ہو جاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص دو دن اعتکاف بیٹھے تو تیسرے دن بیٹھنا بھی واجب ہے۔ اسی طرح اگر پانچ دن ہو جائیں تو چھٹے دن واجب اور آٹھ دن گزر جائیں تو نویں دن بیٹھنا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) اگر نذر والا اعتکاف ہو تو پھر مطلقاً (حتیٰ کہ دو دن مکمل ہونے سے پہلے بھی) توڑنا جائز نہیں۔ البتہ نذر کی بھی دو صورتیں ہیں ایک نذر معین یعنی اس طرح نذر کی کہ فلاں مہینہ کی مثلاً پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک یا آخری چھ دن یا نو دن

اعتکاف بیٹھوں گا۔ تو اس صورت میں اعتکاف کا توڑنا جائز نہیں اور نذر کی دوسری قسم نذر غیر معین ہے یعنی نذر کی ہو کہ میں اعتکاف بیٹھوں گا لیکن وقت معین نہ کیا ہو تو اس صورت میں مستحب طواف کی طرح ہے یعنی پہلے دو دن میں توڑا جا سکتا ہے لیکن دو دن پورے جانے کے بعد تیسرے دن توڑنا جائز نہیں۔

(۳) اعتکاف بیٹھنے والا نیت کرتے وقت خدا سے شرط کر سکتا ہے کہ اگر دوران اعتکاف کوئی عذریا حادثہ پیش آیا تو اعتکاف توڑ دوں گا اگرچہ معمولی اور عادی عذری کیوں نہ ہو لہذا اگر عذریا حادثہ پیش آجانے کی صورت میں وہ شخص اعتکاف توڑ دے تو اس پر گناہ، کفارہ اور قضا نہیں ہے اور اگر نیت کرتے وقت خدا سے شرط نہیں کی تھی اور اس کے باوجود اعتکاف کو باطل کر دے تو اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر اعتکاف واجب معین تھا تو اس کی قضا واجب ہے۔
۲۔ اگر اعتکاف واجب غیر معین تھا تو دوبارہ شروع کرے۔
۳۔ اگر اعتکاف مستحب تھا اور دو دن مکمل ہونے کے بعد توڑا ہے تو اس کی قضا واجب ہے۔

اگر اعتکاف مستحب تھا اور دو دن مکمل ہونے سے پہلے توڑ دیا ہے تو پھر اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔

احکام اعتکاف

مندرجہ ذیل چیزیں اعتکاف کی حالت میں حرام ہیں:

﴿۱﴾ میاں بیوی میں سے ہر ایک پر حالت اعتکاف میں ہمبستری (جماع) کرنا، شہوت کے طور پر مس کرنا اور بوسہ لینا حرام ہے۔ اور اعتکاف کو بھی باطل کر دے گا۔

﴿۲﴾ استنماء (مشت زنی یعنی ہاتھ وغیرہ کے ذریعے ایسا کام انجام دینا جس سے منی نکل آئے)۔

﴿۳﴾ عطر یا پھول کی خوشبو سونگھنا۔

﴿۴﴾ خرید و فروخت کرنا اور احتیاط یہ ہے کہ تجارت کی دیگر انواع واقسام بھی انجام نہ دے مثلاً اجارہ وغیرہ۔

﴿۵﴾ جھگڑا و جدال کرنا (خواہ دنیاوی کاموں کے لئے ہو یا دینی امور کے لئے) جبکہ غلبہ اور برتری ثابت کرنے کے لئے ہو، لیکن اگر اظہار حق اور خطا دور کرنے کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

﴿۶﴾ احتیاط مستحب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں جن چیزوں سے اجتناب کرتا ہے اعتکاف کرنے والے کو بھی ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

﴿۷﴾ محرمات احرام: احرام باندھ لینے کے بعد ۲۴ چیزیں جانج کے لئے حرام ہیں:-

(۱) مردوں کیلئے سر ڈھانپنا، (۲) عورت کیلئے چہرے کا ڈھانپنا، (۳) مردوں کیلئے سائے کے نیچے چلنا (دن میں) (۴) عطریات و زعفران و کافور وغیرہ کا سونگھنا، (۵) صحرائی شکار کرنا اور شکار کا گوشت کھانا، (۶) بیوی سے جماع کرنا، بوسہ لینا، مس کرنا اور شہوت کی نگاہ سے دیکھنا، (۷) اپنا نکاح کرنا یا نکاح پر گواہ ہونا، (۸) مردوں کیلئے سلا ہوا لباس پہننا، (۹) استنماء (یعنی مشت زنی وغیرہ سے منی کا خارج کرنا)، (۱۰) خوشبو کا استعمال کرنا، (۱۱) آنکھوں میں زینت کیلئے سرا ما ڈالنا، (۱۲) آمینہ دیکھنا، (۱۳) مردوں کیلئے ایسا جوتا پہننا جو پاؤں کی پشت کو ڈھانپ لے، (۱۴) جدال کرنا (یعنی کسی چیز کے ثبوت یا رد کے لئے قسم کھانا)، (۱۵) جھوٹ بولنا فاشی اور فخر و مباہات کرنا، (۱۶) حیوانات کو قتل کرنا، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اگر چہ اقوامی یہ ہے کہ اجتناب ضروری نہیں ہے خاص طور پر سلا ہوا لباس پہننا، بدن کے بال صاف کرنا، شکار کا گوشت کھانا اور عقد نکاح۔ یہ سب امور مختلف کے لئے جائز ہیں۔

﴿۷﴾ مذکورہ امور حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ دن میں انجام دیئے جائیں یا رات کو۔

﴿۸﴾ تمام وہ چیزیں جو روزہ کو باطل کرتی ہیں ان سے اعتکاف بھی باطل ہو جاتا ہے۔ چونکہ روزہ اعتکاف کیلئے شرط ہے اور جب کسی چیز کی وجہ سے روزہ باطل ہو جائے تو اعتکاف بھی باطل ہو جائے گا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

(۱۷) زینت کے لئے انگوشی پہننا، (۱۸) عورت کا زینت کرنا اگر چہ اپنے شوہر کے لئے کیوں نہ ہو، (۱۹) سر پر تیل لگانا، (۲۰) بدن سے بال کھینچنا، (۲۱) ناخن کاٹنا، اور دانت نکالنا، (۲۲) اسلحہ اٹھانا، (۲۳) حرم خانہ خدا میں آگے ہوئی کسی بھی جڑی بوٹی (اور درخت و سبزہ وغیرہ) کا کھاڑنا، (۲۴) بدن سے خون نکالنا اگر چہ خارش کی وجہ سے ہی نکالا جائے۔

۱۔ نو چیزیں روزہ کو باطل کر دیتی ہیں:-

(۱) کھانا پینا۔ (۲) جماع (ہبستری) کرنا (۳) استنماء (یعنی انسان کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی منی نکل آئے) (۴) خدا، رسول اور اس کے جانشینوں پر جھوٹ باندھنا۔ (۵) غبار غلیظ کو طاق تک پہنچانا۔ (۶) پورے سر کو پانی میں ڈبونا۔ (۷) جنابت، حیض یا نفاس پر اذان صبح تک باقی رہنا، (۸) کسی بیٹے والی چیز سے حقنہ کرنا، (۹) تے کرنا۔

تعظیم و احترام مسجد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”أَمَّا أَمْرٌ بِتَعْظِيمِ الْمَسَاجِدِ لِإِنَّهَا بُيُوتُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ“

مساجد کی تعظیم اور احترام کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ مساجد روئے زمین پر اللہ کا گھر ہیں۔

اعتکاف بنیادی اور ذاتی طور پر ایک مستحب عمل ہے لیکن مساجد کی بے حرمتی کرنا اور مسجد میں بیٹھ کر ایسا کام کرنا جو مسجد کی بے حرمتی کا سبب ہو یہ حرام ہے لہذا مومنین کرام کے لئے ضروری ہے کہ دوران اعتکاف، مخصوصاً سحری و افطاری کے اوقات میں ایسے تمام کاموں سے پرہیز کریں جو مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنتے ہوں۔ ذیل میں مسجد کے احکام و آداب کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ مومنین کرام ان پر عمل کریں۔

مسجد کے احکام و آداب

(۱) مسجد کی زمین، اندرونی و بیرونی چھت اور اندرونی دیوار کو نجس کرنا حرام ہے۔ جس شخص کو پتہ چلے کہ ان میں سے کوئی مقام نجس ہو گیا ہے تو ضروری ہے کہ اس کی نجاست کو فوراً دور کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کے بیرونی حصے کو بھی نجس نہ کیا جائے لیکن اگر بیرونی حصہ مسجد کی بے حرمتی کا سبب ہو تو قطعاً حرام ہے۔

(۲) اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے دھو کر پاک کریں اور اگر چٹائی کا نجس ہونا مسجد کی بے حرمتی شمار ہوتا ہو اور وہ دھونے سے خراب ہوتی ہو اور نجس حصے کا کاٹ دینا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔

(۳) اگر کسی عین نجاست یا کسی بھی چیز کو مسجد میں لے جانے سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہو تو اس کا مسجد میں لے جانا حرام ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر بے حرمتی نہ بھی ہوتی ہو تب بھی عین نجاست کو مسجد میں نہ لے جایا جائے۔

(۴) مسجد کو صاف ستھرا رکھنا اور اس میں چراغ جلانا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص مسجد میں جانا چاہے تو مستحب ہے کہ خوشبو لگائے اور پاکیزہ اور قیمتی لباس پہننے نیز یہ کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں اور باہر نکلتے وقت پہلے بائیں پاؤں رکھے۔ اور اسی طرح مستحب ہے کہ سب لوگوں سے پہلے مسجد آئے اور سب سے آخر میں باہر جائے۔

(۵) جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز تہیت و احترام مسجد کی نیت سے پڑھے اور اگر واجب نماز یا کوئی اور مستحب نماز پڑھے تب بھی کافی ہے۔

(۶) اگر انسان مجبور نہ ہو تو مسجد میں سونا، دنیاوی کاموں کے بارے گفتگو کرنا اور کام کاج کرنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں نصیحت اور کام کی کوئی بات نہ ہو مکروہ ہے۔ نیز مسجد میں تھوکننا، ناک کی آلاش پھینکنا اور بلغم تھوکننا بھی مکروہ ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہے۔ اور اس کے علاوہ گشده (شخص یا چیز) کو تلاش کرتے ہوئے آواز کو بلند کرنا بھی مکروہ ہے۔ لیکن اذان کے لئے آواز بلند کرنے کی ممانعت نہیں۔

(۷) دیوانے کو مسجد میں داخل ہونے دینا مکروہ ہے اور اسی طرح اس بچے کو بھی داخل ہونے دینا مکروہ ہے جو نمازیوں کے لئے باعث زحمت ہو یا احتمال ہو کہ مسجد کو نجس کر دے گا۔ ان دو صورتوں کے علاوہ بچے کو آنے دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس شخص کا مسجد میں جانا بھی مکروہ ہے جس نے پیاز، لہسن یا ان سے مشابہ کوئی چیز کھائی ہو کہ جس کی بولوں کو ناگوار گزرتی ہے۔